# ابدال کی حقیقت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ کے رسول ﷺ سے ابدال کے بارے میں کچھ ثابت نہیں۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ شَيْءٌ صَحِيحٌ .

''ان احادیث میں سے کوئی بھی ثابت نہیں۔''

(الموضوعات : ۱۵۲/۳)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

تَكَلَّمَ بِهِ بَعْضُ السَّلَفِ، وَيُرْوٰى فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ .

''اس بارے میں بعض سلف نے کلام کیا ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے ایک غیر ثابت حدیث مروی ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : ۳۹٤/٤)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْأَشْبَهُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''درست بات یہی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا کلام نہیں ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : ٤٤١/١١)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ الْأَبْدَالِ وَالْأَقْطَابِ وَالْأَغْوَاثِ وَالنُّقَبَاءِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَوْتَادِ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ابدال، اقطاب، اغواث، نقباء، نجباء اور اوتاد کے بارے میں تمام کی تمام احادیث خود گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کے ذمے لگائی گئی ہیں۔''

(المَنار المُنيف، ص ١٣٦)

اتنی وضاحت کے بعد ابدال کے متعلق مروی احادیث پر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے:

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خِيَارُ أُمَّتِي فِي كُلِّ قَرْنٍ خَمْسُمِائَةٍ، وَالْأَبْدَالُ أَرْبَعُونَ، فَلَا الْخَمْسُمِائَةِ يَنْقُصُونَ وَلَا الْأَرْبَعُونَ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْخَمْسِمِائَةِ مَكَانَهُ، وَأَدْخَلَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ مَكَانَهُمْ .

''میری امت میں ہر زمانہ میں پانچ سو خیار (پسندیدہ لوگ) ہوں گے اور چالیس ابدال۔ ان دونوں میں کمی نہ ہوگی۔ ان میں سے جو فوت ہوگا، ان پانچ سو میں سے اللہ اس کی جگہ دوسرے شخص کو ان چالیس میں داخل کر دے گا۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعَيْم: ٨/١، تاريخ ابن عساكر: ٣٠٢/١-٣٠٣)

روایت باطل ہے۔

① سعید بن ابی زیدون کے حالات نہیں ملے۔

② عبداللہ بن ہارون صوری کی توثیق نہیں مل سکی۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، لَا يُعْرَفُ، وَالْخَبَرُ كِذْبٌ فِي أَخْلَاقِ الْأَبْدَالِ .

''یہ اوزاعی سے بیان کرتا ہے اور غیر معروف راوی ہے۔ اس کی طرف سے ابدال کے اوصاف میں بیان کی گئی روایت جھوٹ ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۵۱٦/۲)

③ زہری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْضُوعٌ، وَفِيهِ مَجَاهِيلُ .

''یہ من گھڑت روایت ہے۔ اس میں کئی مجہول راوی ہیں۔''

(الموضوعات : ۱۵۱/۳)

④ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْأَبْدَالُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا .

''اس امت میں تیس ابدال ہوں گے، جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے جو فوت ہوگا، اللہ اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : ۳۲۲/۵، أخبار أصفهان لأبي نُعَيم : ۱۸۰/۱)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① عبدالواحد بن قیس شامی اگرچہ حسن الحدیث ہیں، لیکن حسن بن ذکوان نے اس سے منکر روایات بیان کر رکھی ہیں۔

❀ امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْهُ بِعَجَائِبَ .

''حسن بن ذکوان، عبدالواحد بن قیس شامی سے عجیب وغریب (منکر) روایات بیان کرتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢٣/٦، وسندهٗ صحيحٌ)

② الحسن بن ذکوان ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

③ عبدالواحد بن قیس شامی کا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ روایت منکر، مدلّس ہونے کے ساتھ ساتھ ''منقطع'' بھی ہے۔

✿ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔

(مسند الإمام أحمد : ٣٢٢/٥)

③ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْأَبْدَالُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ، بِهِمْ تَقُومُ الْأَرْضُ، وَبِهِمْ تُمْطَرُونَ وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ .

''میری امت میں تیس ابدال ہوں گے۔ ان کی وجہ سے ہی زمین قائم رہے گی اوران کی وجہ سے ہی آپ پر بارش کی جائے گی اور آپ کی مدد کی جائے گی۔''

(تفسير ابن كثير : ٣٠٤/١، مَجمع الزّوائد : ٦٣/١٠)

سند ضعیف ہے۔

①، ② عمرو بزار اور عنبسہ خواص کے متعلق حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كِلَاهُمَا لَمْ أَعْرِفْهُ . ''ان دونوں کو میں نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : ٦٣/١٠)

③ قتادہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْأَبْدَالَ بِالشَّامِ يَكُونُونَ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا ، بِهِمْ تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ، وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ عَلٰى أَعْدَائِكُمْ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرْقُ .

''ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ان کی وجہ سے آپ کو بارش دی جائے گی اور انہی کی وجہ سے آپ کو دشمنوں پر فتح دی جائے گی اور ان کی وجہ سے ہی اہل زمین کو تکالیف اور پانی میں غرق ہونے سے نجات ملے گی۔''

(تاریخ ابن عساکر : ۲۸۹/۱)

سند ''ضعیف'' ہے۔شریح بن عبید کا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

❀ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مُنْقَطِعٌ بَيْنَ شُرَيْحٍ وَّعَلِيٍّ، فَإِنَّهٗ لَمْ يَلْقَهٗ .

''یہ روایت شریح اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان منقطع ہے، کیونکہ شریح نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔''

⑤ سیدنا مالک بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل شام کے بارے میں فرمایا:

فِيهِمُ الْأَبْدَالُ، وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ، وَبِهِمْ تُرْزَقُونَ .

''ان میں ابدال ہوں گے۔انہی کی وجہ سے آپ کی مدد کی جائے گی اور انہی کی وجہ سے آپ کو رزق دیا جائے گا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٦٥/١٨، تاريخ ابن عساكر : ٢٩٠/١)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عمرو بن واقد ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٥١٣٢)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ جُمْهُورُ الْأَئِمَّةِ .

''اسے جمہور ائمہ کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(مَجمع الزّوائد : ٦٣/١٠)

② محمد بن مبارک صوری اور اس کے متابع ہشام بن عمار کی عمرو بن واقد سے ملاقات نہیں۔ عمرو بن واقد کی وفات ۱۳۰ھ میں ہوئی، جبکہ ان دونوں کی ولادت ۱۵۳ھ میں ہوئی تھی۔

⑥ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمِ الْعَذَابُ .

''ابدال شام میں ہیں۔ وہ چالیس مرد ہیں۔ جو ان میں سے فوت ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دیتا ہے۔ ان کی وجہ سے آپ کو بارش دی جاتی ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں امداد دی جاتی ہے، نیز اہل شام سے انہی کے سبب عذاب دور کیا جاتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ١١٢/١)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔شریح بن عبید کا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں۔

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ، لَيْسَ بِثَابِتٍ .

''یہ حدیث منقطع ہے، ثابت نہیں ہے۔''

(الفُرقان بين أولياء الرَّحمٰن وأولياء الشّيطان، ص ١٠١)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ أَيْضًا، فَإِنَّهُ مُنْقَطِعٌ .

''یہ روایت بھی ثابت نہیں، کیونکہ یہ منقطع ہے۔''

(المَنار المُنيف، ص ١٣٦)

خوب یاد رہے کہ منقطع حدیث ''ضعیف'' ہوتی ہے۔سند کا متصل ہونا صحتِ حدیث کے لیے ضروری اور بنیادی شرط ہے۔

⑦ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْأَبْدَالُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا وَأَرْبَعُونَ امْرَأَةً كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ بَدَّلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا وَكُلَّمَا مَاتَتِ امْرَأَةٌ بَدَّلَ اللّٰهُ مَكَانَهَا امْرَأَةً .

''ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں ہیں۔ جب ان میں سے کوئی مرد فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دیتا ہے اور جب کوئی عورت فوت ہو جاتی ہے، تو اللہ اس کی جگہ دوسری عورت بدل دیتا ہے۔''

(مسند الدّيلمي : ١١٩/١، ح : ٤٠٥، القول المسدّد لابن حجر : ٨٣، من طريق الخلال)

سند ''ضعیف'' ہے۔

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مَجَاهِيل . ''اس میں کئی مجہول راوی ہیں۔''

(الموضوعات : ۱۲۵/۳)

نیز عطاء خراسانی کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، لہٰذا یہ سند منقطع بھی ہے۔

⑧ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْأَبْدَالُ مِنَ الْمَوَالِي . ''ابدال موالی میں سے ہوں گے۔''

(میزان الاعتدال للذّهبي : ۴۷/۲)

روایت باطل ہے۔

① عطاء بن ابی رباح تابعی براہِ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا سند مرسل ہے۔

② ابوعبید آجری نامعلوم ہے۔

③ رجال بن سالم مجہول ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ، وَالْخَبَرُ مُنْكَرٌ .

''اس کا کوئی پتہ نہیں اور اس کی (یہ) روایت منکر ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۴۷/۲)

⑨ بکر بن خنیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَامَةُ أَبْدَالِ أُمَّتِي أَنَّهُمْ لَا يَلْعَنُونَ شَيْئًا أَبَدًا .

''میری امت کے ابدال کی نشانی یہ ہے کہ وہ کسی بھی چیز پر لعن طعن نہیں کرتے۔''

(كتاب الأولياء لابن أبي الدنيا : ٥٩)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① بکر بن خنیس کوفی جمہور کے نزدیک ''ضعیف و متروک'' ہے۔

② یہ تبع تابعی ہے، بھلا یہ مرفوع کیسے بیان کر سکتا ہے؟ لہٰذا یہ سند معضل (پے در پے منقطع) ہے۔

③ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ، بِهِمْ تُغَاثُونَ، وَبِهِمْ تُرْزَقُونَ، وَبِهِمْ تُمْطَرُونَ .

''زمین ایسے لوگوں سے کبھی خالی نہ رہے گی، جو ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی طرح کے ہوں گے۔ ان کی وجہ سے آپ کو رزق دیا جائے گا اور بارش برسائی جائے گی۔''(كتاب المَجروحين لابن حبان : ٦١/٢، ت : ٦٠٥)

من گھڑت ہے۔ اسے عبدالرحمٰن بن مرزوق بن عوف نے گھڑا ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْقَدْحِ فِيهِ .

''یہ حدیثیں گھڑتا تھا، جرح کے بغیر اس کا ذکر جائز نہیں۔''

⑪ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَبْدَالَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِالْأَعْمَالِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا دَخَلُوهَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، وَسَخَاوَةِ الْأَنْفُسِ، وَسَلَامَةِ الصُّدُورِ،

وَرَحْمَةٍ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

''میری امت کے ابدال اپنے اعمال کے سبب سے جنت میں داخل نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کی رحمت،نفسوں کی سخاوت،سینوں کی سلامتی اورتمام مسلمانوں کے لیے رحمت ہونے کی وجہ سے داخل ہوں گے۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : ١٠٣٩٤)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① صالح بن بشیر مری ابوبشر بصری ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢٨٤٤)

② حسن بصری رحمہ اللہ مدلس ہیں،سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑫ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبُدَلَاءُ أَرْبَعُونَ، اثْنَانِ وَعِشْرُونَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ بَدَّلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ آخَرَ فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قُبِضُوا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُومُ السَّاعَةُ .

''ابدال چالیس ہیں، بائیس شام میں ہوتے ہیں اور اٹھارہ عراق میں۔ان میں سے جوفوت ہوتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دیتا ہے اور جب اللہ کا حکم آئے گا،تو سب فوت ہو جائیں گے۔اسی وقت قیامت قائم ہوگی۔''

(الكامل لابن عدي : ٥/٢٢٠۔٢٢١)

روایت من گھڑت ہے۔علاء بن زید ثقفی ''وضاع'' (حدیثیں گھڑنے والا) ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔کبار محدثین نے ''متروک'' کہا ہے۔

⑬ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَنْ تَخْلُوَ الْأَرْضُ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ، فَبِهِمْ يُسْقَوْنَ وَبِهِمْ يُنْصَرُونَ، مَا مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ آخَرَ.

''چالیس مرد جو مثل ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ہیں، ان سے زمین کبھی خالی نہ ہو گی۔ ان کی وجہ سے آپ پر بارش برسائی جائے گی اور آپ کی مدد کی جائے گی۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہوگا، تو اللہ اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني: ٢٤٧/٤، ح: ٤١٠١)

سند ''ضعیف'' ہے۔

①، ②، ③ عبدالوہاب بن عطاء خفاف، سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ تینوں ''مدلس'' ہیں اور ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں۔ سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

④ اسحاق بن زریق کی توثیق بھی معلوم نہیں ہو سکی۔

⑭ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ، يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، يُقَالُ لَهُمُ الْأَبْدَالُ.

''میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ ایسے رہیں گے، جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی کی مانند ہوں گے۔ ان کی وجہ سے اہل زمین سے تکالیف دور کی جائیں گی۔ ان کو ''ابدال'' کہا جاتا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني: ١٨١/١٠، حِلية الأولياء لأبي نُعَيم: ١٧٢/٤-١٧٣)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② ثابت بن عیاش احدب غیر معروف ہے۔

⑮ **سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَمِائَةٍ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْخَلْقِ أَرْبَعُونَ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْخَلْقِ سَبْعَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْخَلْقِ خَمْسَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلٰى قَلْبِ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

**''مخلوق میں اللہ کے تین سو بندے ایسے ہیں، جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں، چالیس ایسے ہیں، جن کے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں، سات ایسے ہیں جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی مانند ہیں، پانچ ایسے ہیں، جن کے دل جبرائیل علیہ السلام کے دل پر ہیں، تین ایسے ہیں، جن کے دل میکائیل کے قلب پر ہیں اور ایک ایسا بندہ ہے، جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے۔''**

(حِلية الأولياء لأبي نُعَيم: ۱/۸۔۹)

جھوٹی روایت ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ كِذْبٌ، فَقَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ وَضَعَ هٰذَا الْإِفْكَ .

''یہ جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ جھوٹ اختراع کرنے والے کو تباہ و برباد کرے۔''

(میزان الاعتدال : ۵۰/۳)

نیز فرماتے ہیں:

أَتَّهِمُهٗ بِهٖ أَوْ عُثْمَانَ .

''میں اس جھوٹ کا ملزم عبدالرحیم بن یحییٰ یا عثمان بن عمارہ کو سمجھتا ہوں۔''

(میزان الاعتدال : ۶۰۸/۲)

اس حدیث کو عبدالرحیم بن یحییٰ نے گھڑا ہے یا عثمان بن عمارہ نے۔ یہ دونوں حضرات نامعلوم و مجہول ہیں۔

نیز اس میں ابراہیم نخعی کی تدلیس بھی ہے۔

⑯ محمد بن علی بن جعفر ابوبکر کتانی صوفی کہتے ہیں:

اَلنُّقَبَاءُ ثَلَاثُ مِأَةٍ، وَالنُّجَبَاءُ سَبْعُونَ، وَالْبُدَلَاءُ أَرْبَعُونَ، وَالْأَخْيَارُ سَبْعَةٌ، وَالْعُمُدُ أَرْبَعَةٌ، وَالْغَوْثُ وَاحِدٌ .

''نقباء تین سو ہیں، نجباء ستر ہیں، ابدال چالیس ہیں، اخیار سات، قطب چار اور غوث ایک ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : ۷۵/۳)

جھوٹ ہے، جسے علی بن عبداللہ بن الحسن بن جہضم ہمدانی نے گھڑا ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُتَّهَمٌ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ .

''یہ حدیث گھڑنے کے ساتھ متہم ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۱٤۲/۳)

نیز فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ، بَلْ مُتَّهَمٌ، يَأْتِي بِمَصَائِبَ .

''یہ ثقہ نہیں، بلکہ متہم ہے۔جھوٹ طوفان بیان کرتا ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : ۲۷٦/۱۷)

❀ اس باطل وضعیف قول کے اگلے الفاظ یہ ہیں:

مَسْكَنُ النُّقَبَاءِ الْمَغْرِبُ، وَمَسْكِنُ النُّجَبَاءِ مِصْرُ، وَمَسْكَنُ الْأَبْدَالِ الشَّامُ، وَالْأَخْيَارُ سَيَّاحُونَ فِي الْأَرْضِ، وَالْعُمُدُ فِي زَوَايَا الْأَرْضِ، وَمَسْكَنُ الْغَوْثِ مَكَّةَ، فَإِذَا عَرَضَتِ الْحَاجَةُ مِنْ أَمْرِ الْعَامَّةِ ابْتَهَلَ فِيهَا النُّقَبَاءُ، ثُمَّ النُّجَبَاءُ، ثُمَّ الْأَبْدَالُ، ثُمَّ الْأَخْيَارُ، ثُمَّ الْعُمُدُ، ثُمَّ أُجِيبُوا، وَإِلَّا ابْتَهَلَ الْغَوْثُ، فَلَا يَتِمُّ مَسْأَلَتُهُ حَتّٰى تُجَابَ دَعْوَتُهُ .

''نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مصر، ابدال کا شام ہے۔اخیار سیّاح (گھومنے پھرنے والے) ہوتے ہیں۔قطب زمین کے گوشوں میں ہوتے ہیں اور غوث کا مسکن مکہ ہے۔جب مخلوق کو عمومی مصیبت آجائے، تو دعا کے لیے نقباء ہاتھ پھیلاتے ہیں، پھر نجباء، پھر اخیار، پھر قطب، اگر قبول نہ ہو، تو غوث دُعا کے

لیے ہاتھ پھیلاتا ہے حتی کہ دعا مکمل ہونے سے پہلے ہی قبول ہو جاتی ہے۔‘‘

(تاریخ بغداد للخطیب : ۷۵/۳)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِدَّةِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ وَالنُّقَبَاءِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَوْتَادِ وَالْأَقْطَابِ، مِثْلُ أَرْبَعَةٍ أَوْ سَبْعَةٍ أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ أَوْ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ أَوْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ أَوِ الْقُطْبِ الْوَاحِدِ، فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ صَحِيحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْطِقِ السَّلَفُ بِشَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ إِلَّا بِلَفْظِ الْأَبْدَالِ ...... .

’’ہر وہ روایت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اولیاء، ابدال، نقباء، نجباء، اوتاد اور اقطاب کی تعداد مثلاً چار، سات، بارہ، چالیس، ستر، تین سو، تیرہ یا ایک قطب کے بارے میں بیان کی گئی ہے، ان میں سے کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، نہ سلف نے ایسا کوئی لفظ استعمال کیا ہے، سوائے ابدال کے۔۔۔‘‘

(الفُرقان بين أولياء الرَّحمٰن وأولياء الشّيطان، ص ۱۰۱)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالُ، وَسَيُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ سَيْبًا مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ

حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ قَلُّوا، وَخَمْسَةَ عَشْرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوا، أَمَارَتُهُمْ أَوْ عَلَامَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ عَلٰى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ أَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَايَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُونَ وَيُهْزَمُونَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ إِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُونُونَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ.

''عنقریب ایک فتنہ نمودار ہو گا۔ لوگ اس سے ایسے کندن بن کر نکلیں گے، جیسے سونا بھٹی میں کندن بنتا ہے۔ تمام اہل شام کو بُرا بھلا نہ کہیں، بلکہ ان میں سے ظلم کرنے والوں کو بُرا بھلا کہیں، کیونکہ اہل شام میں ابدال (نیک لوگ) بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل شام پر آسمان سے بارش نازل کرے گا اور ان کو غرق کر دے گا۔ اگر لومڑیوں جیسے مکار لوگ بھی ان سے لڑیں گے، تو وہ ان پر غالب آ جائیں گے۔ پھر اللہ رسول اللہ ﷺ کے خاندان میں سے ایک شخص (مہدی) کو کم از کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگوں میں بھیجے گا۔ ان کی علامت «أَمِتْ أَمِتْ» ہو گی۔ وہ تین جھنڈوں پر ہوں گے۔ ان سے سات جھنڈوں والے لڑائی کریں گے۔ ہر جھنڈے والا بادشاہت کا طمع کرتا ہو گا۔ وہ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے، پھر ہاشمی (مہدی) غالب آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف ان کی الفت اور محبت و مودّت لوٹا دے گا۔ وہ دجال

کے نکلنے تک یونہی رہیں گے۔''

(المستدرك للحاكم : ٥٩٦/٤، ح : ٨٦٥٨، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ ابدال کی تعریف وتفسیر میں علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

فَسَّرُوهُ بِمَعَانٍ : مِنْهَا أَنَّهُمْ أَبْدَالُ الْأَنْبِيَاءِ وَمِنْهَا أَنَّهٗ كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَكَانَهٗ رَجُلًا وَّمِنْهَا أَنَّهُمْ أُبْدِلُوا السَّيِّئَاتِ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ وَعَقَائِدِهِمْ بِحَسَنَاتٍ، وَهٰذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا لَا تَخْتَصُّ بِأَرْبَعِينَ وَلَا بِأَقَلَّ وَلَا بِأَكْثَرَ وَلَا تُحْصَرُ بِأَهْلِ بُقْعَةٍ مِنَ الْأَرْضِ .

''علمائے کرام نے اس کی کئی تفسیریں کی ہیں۔ایک یہ ہے کہ وہ انبیا کے بدل ہیں۔ایک یہ کہ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو کھڑا کر دیتے ہیں۔ایک یہ کہ انہوں نے اپنے اخلاق، اعمال اور عقائد سے برائیوں کو نکال کر ان کی جگہ نیکیوں کو دے دی ہے۔ یہ صفات چالیس یا کم وبیش کے ساتھ خاص نہیں، نہ ہی (شام کے علاوہ) کسی اور علاقے میں ابدال کا ہونا ممنوع ہے۔''(مجموع الفتاوٰی : ٤٤٢/١١)

## لمحہ فکریہ:

''حاجی کفایت اللہ صاحب بیان کرتے ہیں : اعلیٰ حضرت (احمد رضا خان بریلوی) بنارس تشریف لے گئے۔ایک دن دوپہر کو ایک جگہ دعوت تھی۔ میں

ہمراہ تھا، واپسی میں تانگے والے سے فرمایا: اس طرف فلاں مندر کے سامنے سے ہوتے ہوئے چل۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اعلیٰ حضرت بنارس کب تشریف لائے اور کیسے یہاں کی گلیوں سے واقف ہوئے اور اس مندر کا نام کب سنا؟ اسی حیرت میں تھا کہ تانگہ مندر کے سامنے پہنچا، دیکھا کہ ایک سادھو مندر سے نکلا اور تانگہ کی طرف دوڑا۔ آپ نے تانگہ رُکوا دیا۔ اس نے اعلیٰ حضرت کو ادب سے سلام کیا اور کان میں کچھ باتیں ہوئیں، جو میری سمجھ سے باہر تھیں، پھر وہ سادھو مندر میں چلا گیا، ادھر تانگہ بھی چل پڑا، تب میں نے عرض کی: حضور! یہ کون تھا؟ فرمایا: ابدالِ وقت۔ عرض کی: مندر میں؟ فرمایا: آم کھایئے، پتے نہ گنیے۔''

(اعلیٰ حضرت، اعلیٰ سیرت از محمد رضا الحسن قادری بریلوی، ص۱۳۴)